

سنہ ۱۹۳۱ء
LUCKNOW
1931
OUDH PUNCH
1931

توجہ شرط ہے

(۱) اودھ پنچ میں عام طور پر خبریں نہیں ہوتیں۔ نہ اس میں جھگڑے ہوتے ہیں۔ نہ بے تکے مضامین ہوتے ہیں۔ اودھ پنچ کا مقصد ہر طرح سے ہنسانے کی کوشش کرنا نہیں ہے بلکہ ایک سچی تصویر [illegible] ہے ۔ اور [illegible] بھی کرتے ہیں اور اگرچہ اودھ پنچ صرف اپنی ظرافت پر قائم ہے مگر ہنر فنون اور تنقیدات سے بے نیاز ہے۔

(۲) قیمت کی زیادتی پر غور نہ کیجئے۔ [illegible] قیمت میں فرق ہے بلکہ افادات کی حیثیت [illegible] کی رعایت ہے [illegible] واقعات اور اخباری اصلاحات۔ اخلاقی و سیاسی [illegible] سال بھر کے [illegible] میں آپ کو [illegible] روپے [illegible] خزانے میں نہ ملے گا۔

(قواعد و ضوابط)

(۱) اجرت اشتہارات اور قیمت اودھ پنچ ہر حال میں پیشگی لی جاتی ہے۔

(۲) کم مایہ شاگردان مدارس کے ساتھ [illegible] تصدیق ہیڈ ماسٹر [illegible] سالانہ قیمت میں ایک روپیہ کی رعایت کیجائیگی یعنی چار روپیہ (صہ) سالانہ قیمت لی جائے گی۔ یہ [illegible]

(۳) قاضیان [illegible] اگر [illegible] قیمت ادا نہیں [illegible] کہ [illegible] سالانہ خریداروں سے قیمت [illegible] اس طرح اپنے نام ایک سال کے لیے اودھ پنچ بلا قیمت جاری کرا دیں۔ [illegible] کوشش [illegible]

[illegible] یا ناداری یا [illegible] کا واسطہ دلانا خلاف حمیت ہے۔

(۴) [illegible]

(۵) [illegible]

(۶) [illegible]

نوٹ: [illegible]

منیجر اودھ پنچ لکھنؤ

ستیانظیر الف

یعنی

منشی سید جمیل حسین صاحب [illegible] لکھنوی کا منظوم سفرنامہ [illegible] دلچسپ نظم ہے جسے اہل جلوں کی شاعرانہ استادی سے فائدہ اٹھانا ہے قیمت فی جلد ۱۲ ٹکٹ بھیجد یجیے وی پی اور منی آرڈر [illegible] ہے۔

المشتہر

منیجر اودھ پنچ لکھنؤ

مجلدات اودھ پنچ بابت ۱۹۳۰ء

چند فائل برائے فروخت موجود ہیں۔ یہ مجلدات زخائر علم و ادب و ظرافت و سیاست سے مالا مال ہیں۔ ہر کتاب خانے میں محفوظ رہنے چاہئیں۔ اس کے دیگر سنین ماضیہ کے بھی مکمل فائل برائے فروخت موجود ہیں فرمائش بھیجیے۔ قیمت فی جلد ۱۰؎

اودھ پنچ ہر دلعزیز پرچہ ہے۔ اسمیں مشتہرین کے فائدہ کا لحاظ ہے

"منیجر"

جلد ۱ — نمبر ۴۴

مضامین

۱۲ دسمبر

اسیر زلف سیاہ

باب چہارم

ڈونا لباس

بھری دنیا میں کارنیوال کمپنی میں رہنے والی لڑکی اگر سولہ برس کی ہونے کے بعد بھی کسی وقت یہ سوچ سکتا کیا خطرہ ہونے والا ہے تو وہ یقینی ہے کہ ہر درجہ خطروں میں اللہ تعالیٰ ہی اسکا بس خدا ہی حافظ ہے۔

جب ڈوروتھی نے کمپنی والوں میں سے کرلی امی ایک نوجوان سے جو سانپوں کے زندہ کھا لینے کا کرتب دکھایا کرتا تھا دوستی کر لی تھی اسلئے جب انھیں اسکا علم حاصل ہوا کہ وہ ڈرشی شیرٹ کے ایسے صاحب دولت شادی اور کرلی کے ایسے بھوکے ماسٹر نوجوان کے درمیان فیصلہ کریں کہ وہ کسے پسند کرتی ہے تو وہ ذرا سا بھی غلط انتخاب کرنے میں جھجکیں نوبت یہاں تک پہنچی کہ ڈرشی شیرٹ خود کرلی کے پاس پہنچا اور اس سے کہنے لگا کہ تمہیں شرم کرنا چاہیے کہ تم ایک جوان لڑکی کے ذہن جادو آگے سے پہلے ہی خراب بنانے کے باعث ہو رہے ہو۔ تمہیں اسکے ساتھ ہر وقت دیکھ کے ہر شخص کے دل میں برے برے خیالات پیدا ہونے لگتے ہیں۔

اسپر کرلی باوجود سپیرا ہونے کے بہت جھینپا۔ اس نے کہا کہ ہم دونوں سوائے جنسی دل لگی کرنے اور تھوڑے کے اور کچھ نہیں کرتے۔ آج تک جانتے دونوں میں سے کسی کے بھی کسی برائی کا خیال نہیں آیا۔ مگر میرا یہ کہنا ہے کہ آپ نے مجھے اسکا خیال دلا دیا۔ میرا یہ ہی کہ عشق کروں گا کہ ہم لوگ سطح بیکار وقت

نہ منائیں کیا کریں۔ بالآخر یہ ہوا کہ جب اس گفتگو کے بعد ڈوروتھی سے ملاقات ہوئی تو اس نے انھیں ایک نئی نگاہ سے دیکھا اور پیار کر کے بعد پہلا اس بی قسم سے باتیں ہونے لگیں۔

کرلی کے فرائض میں سے ایک یہ شامل تھا کہ کمپنی کے کرتب کا اشتہار شہر کے کونے کونے میں تقسیم کرنے کا طریقہ کیا مگر جب آبادی کے قریب پہنچا تو اس نے سارے اشتہار دریا میں پھینک دیے صرف ڈوروتھی سے کہا کہ ابھی پندرہ شہر بھر کی خاک چھانا پھرے اور پھر دریا کی طرف چلیں۔



ماحول ایسا تھا کہ ڈوروتھی کے سوا جو لڑکی بھی ہوتی وہ عشق و محبت کے بارے میں سوچنے لگتی

وہ ویران جانے والی لاری پر سوار ہوکے جانکلے دیکھی آخری کو ڈوروتھی جا کے زمین سے اس وقت آسمان پر گرا تھا نکلا ہوا تھا۔ تیرہ میں چھوٹے چھپا دیا تھیں۔ گمان نہ تھا میں خوشبو کھلا ہوا تھا ماحول ایسا تھا کہ ڈوروتھی کے سوا جو لڑکی بھی ہوتی وہ عشق و محبت کے بارے میں سوچنے لگتی برطلب کہ وہ میری ہی عورتوں کی بالکل ضد ہے۔ اسلئے کہ میری حالت یہ ہے کہ جہاں کسی غیر مرد کے ساتھ تنہا ہوئی تو میرے ہونٹوں پر مسکراہٹ آنے لگی اور کوئی بات نہیں آتی کہ دیکھئے اب کیا ہو۔ اور یہ خطرہ کون سی

حرکت کر بیٹھیں۔

ہاں آخر کرلی نے ڈوروتھی سے نہایت ہی بے پروائی کے انداز میں پوچھا کہ کیوں جی ال ہی وضع ساکی جگہ کے درمیان جو تعلقات تھے انکے بارے میں تمھارا کیا خیال ہے؟ کرلی نے یہ سوال یہ پہلے کیا تھا کہ کسی قسم کی کوئی تعلقات اتفاقی تھے۔ لیکن ڈوروتھی نے کہا کہ تم نہیں جب اچھا لیکے سمجھے ہو کہ تمھیں انکے ساتھ نہیں رہنا پڑتا۔ میری تو یہ حالت ہے کہ کسی نہ کسی دن جب ال ہی وضع اپنی بیوی کی تیسری جیسی بن جائے اپنی بیوی جان پکار اٹھیں گے تو میں پھر کرلی کی تکلیف ہو جائے گی۔

کرلی نے اسپر ڈوروتھی کو سمجھانے کی کوشش کی کہ زندگی میں ہر شخص کو ایک وہ لڑکا خوب کی طرح محبت کرنا ہی چاہئیے جو مغرور عورت اتنا ہے کہ اور لوگوں کے ان بچوں پر ترقی ہوگی گویہ دونوں ابتک ایک دوسرے کو اسی نظر سے دیکھتے ہیں۔ ڈوروتھی اسپر جیل کے پولیس کا کہ تم جیسا کسی وقت اس بچہ کے علاوہ اپنا سانپوں کو کھا سکتی کے بھیجھے دینا۔

کرلی نے حس کے جی دیر تک خاموش رہا۔ اسکے بعد وہ کہنے لگا کہ ہاں واقعی تم بھی اسی اعتراف کے بعد بہت گستاخ ہو۔ آؤ اب ہم تماشے کو واپس چلیں۔

سامنے بھرہ بالکل خاموش بیٹھا رہا۔ پھر کچھ کے ڈوروتھی نے اپنی جگہ سوچنا شروع کیا کہ آخر محبت عشق ہے کونسی بلا؟ وہ سوچتی ہیں کہ میں اسوچتے لگی کہ کیا واقعی میری زندگی میں بھی کوئی ایسا دن آئے گا جب میں کسی کی محبت میں سرشار ہوکے ان کی حالت آمیز باتیں کرنے لگوں گی جیسی کہ عمر کی دلہن کرتی ہیں؟ بلکہ ہم کے جھگڑا ہونے اور معشوقوں کے ابتلائے بالآخر دل میں یہ خواہش پیدا کر دی کہ کاش مجھے کوئی مرد پکڑ کے زبردستی پیار کر لیتا!

ڈوروتھی کے ذہن میں ان الفاظ میں اس خیال کا آنا ہی یہ ظاہر کرتا ہے کہ وہ عشق و محبت کے معاملات میں کسقدر نا شائستہ اور غیر مہذب تھی!

جیسے وہ دونوں برابر اس مسئلہ پر غور کرتی رہیں۔ اور بالآخر وہ اس نتیجہ پر پہونچیں کہ انھوں نے عشق و محبت کی تعریفیں پڑھ لی ہیں اب انھیں خود تجربہ کرکے معلوم کرنا چاہیے کہ آیا اسکی حقیقت یہی ہے یا کچھ اور۔ معاملہ کی جس کو نہیں جو میری دانست میں اس معاملہ میں وہ تھی کا فاتحانہ عادت نہ تھا اسلیے کہ وہ کالج کے لڑکوں کے ساتھ رہتی تھیں بلکہ جانور پرندے اور سانپ کھانے کا شوق رکھتی تھیں مگر جیسا کہ ہے شرمائی وغیرہ کے خلاف ہی کرتے رہتے تھے اور اب یہ بھی طے ہو گیا کہ وہ عشق کا مزہ خود بھی چکھ کے دیکھیں گی کہ کیسا ہوتا ہے تو انھوں نے آخر کار بہت غور و فکر کے ڈپٹی شیرخاں کو اس کام کے لیے منتخب کیا اسکی دو وجہیں تھیں ایک تو یہ کہ ان سے دلچسپی ہو سکتی تھی۔ کرنل اسکی نگاہیں ایسے کاموں میں کوئی دخل نہ دے سکتا تھا۔ قسمت کا کرنا ایسا کہ جب وہ پلیٹ فارم سے بہرام پہنچے تو ڈپٹی شیرخاں منتظر تھے۔ ان لڑکیوں کے خیمہ میں بیٹھا ہوا بیگم اور لڑکیوں کو اعمال بتانے میں مصروف تھے کی کوشش کر رہا تھا مگر اصل میں بات یہ تھی کہ وہ منتظر تھی۔ چنانچہ جب وہ دونوں نے تجربہ کرنے کا فیصلہ کر لیا تو کرنل کو بتایا گیا تھا ان سے کہا کہ ڈپٹی شیرخاں سے محبت سے پیش آئیں اور پہلی بار انھوں نے کسی سے دلچسپی سے بات چیت کی۔ وہ تھا ہی نہیں بلکہ انھوں نے ڈپٹی شیرخاں سے بھی وعدہ کر لیا کہ وہ انکے ساتھ اس شب میں سینما دیکھنے بھی چلیں گی۔

جب سات بجے تو وہ حسب الحکم ہال پہونچے بجائے وہاں کے انھیں بیجا دیا۔ ڈپٹی شیرخاں کے ساتھ گھر چل دیں۔ لیکن ابھی بالکل عشق و محبت ہی کے متعلق تھا اور کہہ رہی تھیں برابر کہ مجھ سے پیار کرو۔ مجھے پیار کرنے کی تکرار ہوتی رہی۔ وہ کام انکی کا وقت بھی بیکار اور بے اثر رہا کا انھوں نے ڈپٹی شیرخاں کو کسی بات کی اجازت دی کر دے تا کہ اور اچھا لڑکیوں سے۔ وہ دونوں تحفہ سمجھتیں کہ ایک الزام صرف کرنے کو تیار ہوا کو اس سیر و تفریح کو اس سے کیا فائدہ حاصل ہوا۔ ایک دن

تو کچھ تاکے ہاتھوں سے وہ پارہ اس سال ہو کر انکو ابھی مہینہ اچھا معلوم ہوتا ہے مگر کا لڑکیاں نکل کر بھاگ جاتی ہیں۔ میں یہ ہی نہیں اچھی طرح یہ بات بار بار سمجھ رہی تھی کہ اگر عشق و محبت یہی ہے تو اس میں مزہ اور لطف کیا ہے۔ وہ بیٹھ کے جوڑے کر لینے سے کیا حق نہیں۔ پھر بھی میں نہیں کہہ سکتی کہ کچھ اس معاملہ میں جلدی کرنا چاہیے۔ مجھے تو یہی معلوم ہوتا ہے کہ اب وقت ضرور کرنا چاہیے۔ آج کی رات خواہ کچھ ہو کیوں نہ ڈپٹی شیرخاں کو پیار کرنے کی بھی اجازت دے دینا چاہیے۔

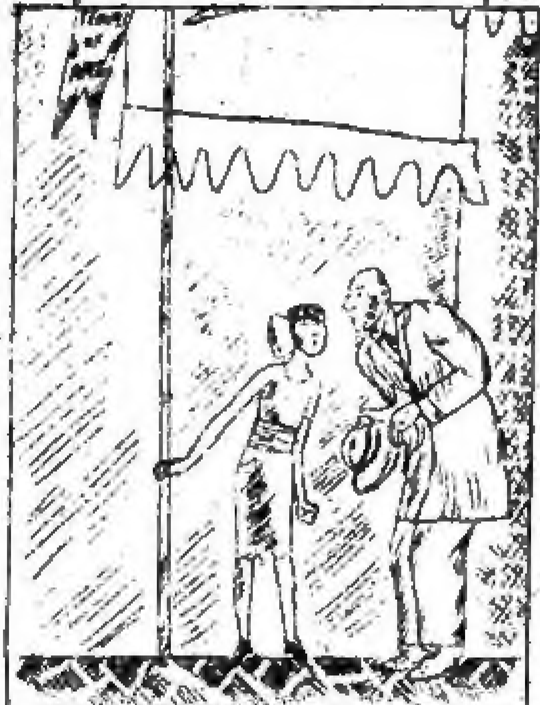
جب دونوں کا قافلہ واپس پہونچے تو ناشتہ

ختم ہو چکا تھا بعد چار بجے ان دونوں کے پاس ایک جلدی ہوئی تھی۔ وہ دونوں ڈپٹی خود ہی کے ساتھ جو کھڑے ہو گئے۔ ڈپٹی شیرخاں وہ تھی کو یہ سمجھانے لگے کہ عشق کا اصل نام محبت ہے۔ خاص طور پر ایسی حالت میں جب کوئی بھی جوان ہو رہی ہو۔ جب تک کے عاشق بیٹے نہ ہو عمر کی عادت ہو جاتی ہے۔ بھینچ لیا کہ ایک دم پیار کیا وہ تھی کہتی ہیں کہ اس پیار کے بعد سے خود بخود بالکل اس لڑکے کے سے تھے جو اسکول سے بھاگ گیا ہو۔

ورنہ وہاں ماں کی جگہ اسکے بچھڑے ہوئے دکھائی دیتے تھے۔ ایسا معلوم ہوتا تھا کہ لڑکی ایک لمحہ کے لیے بھی چاہے بلندی پر کھڑی ہو تو ایک ہوا کا طالب بھی نہیں پھر بھی ایک لڑکی کا یہ سبب یا لڑکی سامنے آ کے کھڑی ہوگئی اور لڑکی وہ تھی کے کل رات کے تجربہ سے آرام کرنے کے لیے بیٹھ رہا اور وہ لڑکی جو ڈپٹی شیرخاں سے مل جل کے باتیں ابھی ابھی آئی ہے کہ مسہری کے قریب سے صبح کو جب ڈپٹی شیرخاں آیا تو اس نے بیگم لڑکی کو سمجھایا کی وہ نے انسان کو سمجھا دیا کہ وہ آگے کیسی ہو اپنے ساتھ ساتھ لیکر چلے اور جہاں اسکا اسکول ہی نام کر دیا جائے گا۔ وہ جب وہ اسکول میں سب کچھ سیکھے گی زور کے کیا پڑتا ہے۔ میرا ارادہ شادی کرنے کا ہے تو کیا ابھی تک تمہیں ہے؟"

جب وہ تھی نے یہ سنا تو وہ سمجھ گئیں کہ یہ سب کرنل کی حرکت ہے۔ اسی لیے انھوں نے اسکی تلاش شروع کر دی۔ وہ اپنے ساتھیوں کے گروہ کے کنارے ایک خیمہ میں بیٹھا ہوا تھا۔ انھوں نے اسے خوب کوسا کاٹا۔ اور اس سے کہا کہ یہ تم نے کیا کیا؟ ابھی ہماری کی کہ ڈپٹی شیرخاں کی بڑی بھلی کو اتنی دور ملا دیا۔ مجھے کو اس سے ڈپٹی شیرخاں کے ساتھ جانے کا خواب میں بھی خیال نہیں آیا۔

اسپر کرنل کی نصیحت کرنے کی باری آئی۔ اس نے کہا کہ "اگر تمہیں سمجھائی بھی دے جاتی تو بھی تم اتنا ضرور دیکھ سکتی ہو کہ سارے کا زوال کو تمہاری فکر ہے۔ ہر شخص پریشان ہے کہ کیسے تمہارا کیا حشر ہوتا ہے۔ ابھی تو میری سمجھ ہی میں نہیں آتا کہ تم کس قماش کی عورت ہو۔ صبح کو جو تم نے مجھ سے عجیب کی باتیں کیں کہ معلوم ہوتا تھا کہ بالکل تم ناواقف ہو اور شام ہی کو ڈپٹی شیرخاں سے تنہائی میں دیکھا یہی وہ حرکتیں کیں کہ تم ہی چلی۔ مجھے تو ایسا محسوس ہوتا ہے جیسے میں عورتوں کو مطلق سمجھا ہی نہیں۔" وہ تھی مسکرا دیں جیسے کوئی چیز کو سمجھ لی گئی ہو کہ اس نے کوئی کامیابی پائی۔ (ریاض)



"وہ تھی نے وقت بھینچ کے ایک دم پیار کر دیا"

زبانِ اُردو کی ریسرچ

دنیا برابر ترقی کر رہی ہے۔ ہر چیز میں تھوڑی بہت کا موجب ہے۔ ریسرچ کی بدولت علوم و فنون کہاں سے کہاں پہونچ گئے۔ انسان نے زمین و آسمان ایک کر دیا۔ تمام ایجادیں اور حقیقتیں و منصب ملک اسی کوشش میں لگے ہوئے ہیں۔ انسان حیوان شیطان ہر چیز جاورات بن جاتا ہے اور جو جاتا ہے کسی اور ملک میں مسلط رہ کر اس سے پیچ کی تہہ تک پہونچتے ہیں۔ کوئی کوئی صاحب جسم کی ریسرچ کی جا رہی ہے جو پیچ کیا وہ خوش کر دیا جاتا ہے۔ اس زبان کے متعلق ریسرچ کرتے ہیں اسکو ترقی کے اعلیٰ مقام پر پہونچاتے ہیں۔ پنجاب کے اور شاعروں نے بہت سے الفاظ و محاورات انکے مفہوم ترک کر کے دوسرے مقرر کر دیے ہیں۔ نئے شاعروں اور نثاروں نے نئی نئی ترکیبیں نکالیں۔ نئے الفاظ اور معانی انکی ترتیب دینی ایجاد کی۔ نرالے محاورے غضب کی بندشیں اور الفاظ کے معنی و مفہوم غرض زبانِ اُردو کو فائدہ پہونچایا ہے۔ لیاقت اور سلاست پنجاب کے حضرات میں زیادہ ہے اور سب کا سہرا انکے سر ہے۔ باقی اور لوگ انکے مقلد ہیں۔ اگرچہ میں نہ خود شاعر ہوں نہ صاحب ہوں نہ فاضل مگر مجھے طباع شعرا اور فاضل اربابِ کمال نے خوش کیا ہے کہ انکی بلند خیالی و بلاغت کلام پر ناز ہوں۔

ملاحظہ ہوں چند اشعار۔ جو قریبِ اتحاد حضرتِ گنجِ شہید ہی کو گروہ پیش کرکے حضرت پنچ کے حضور میں داد خواہ ہوں۔ واہ واہ ۔

کیف مجسم پرورش یابگران پرورش ہے
جام و ساقی رنگین میں جب سے تیرہ وش ہے
سہرہ جنبندہ پر خم شرطبت نیاز آرزو
مینائے سے جو جیب میں تصویر ہم آغوش ہے
شوقِ مضطرب تشنہ دل لطف جام عشرتی
سیج محبت حسن فقان زیر جرم مدہوش ہے
جنبشِ لب لطف نغمہ حسن کے کیف سے
دامِ عشق نشۂ حیات بادۂ مے فروش ہے

ہوئی حیات منتشر آخر ہے مضطرب نفس
کھنڈر ہوا امید اجل پر غرورِ سے خاموش ہے
حسرت جو ہو آخر ہی ایک شعلہ و جوا ہر ہے
حُسن طلب حسرت آرزو ناز خود سرا شوق ہے

لطف۔ جناب پنچ بدولت اس غزل میں بیان۔ بحر اور ترکیب و بندش الفاظ دا سکر و اخلاق طلب ہے سخن صدا آفرین ہیں! یہ کیا ہو رہا ہے۔

راقم ـــــ جاہل نہیں
سہارن پوری
بحضور حضرت عاشق علی۔



وکر لے کے کاٹھ اور گاڑی کی چرچوں ۔
صاحب امریکانگ ہو سب و اہل ہند کی چیل پوں ہوں و دم سے کے ہم نہ جانے گا ۔

منطق آرا اسکیم بنام لارڈ ولنگڈن

لاٹ صاحب! میں نے دو تا پنچ کا خاتمہ کر دیا تھا کہ تمھاری تقریر یا اخبار کی کاغذ میں نگاہ کے نیچے آ گئی۔ اس خط کو نا تمام چھوڑ دیا کہ جو کیا جائیگا بیچ تمھیں سے وہ باتیں جتائیں۔ تمھیں معلوم ہوگا کہ میں خالی از علم نہیں ہوں۔ علمِ اخلاق کے ہر شعبے کو بھی اچھی طرح جانتی ہوں۔ تہذیبِ نفس سیاست مدن تدبیر المنزل کے اصول سب ناخن نوک پر لگے ہوئے ہیں۔

تہذیبِ نفس میری سی پردہ نشین عورتوں کو زیادہ وقت نہیں ہو سکتی اس لیے کہ اس کا ماحصل انسانیت ہے اور انسانیت کا دوسرا اصطلاحی نام سعادت ہے۔ سعادت حاصل ہوتی ہے (یعنی جان کر) برائیوں سے بچانے اور بھلائیوں میں صرف کرنے سے۔ برائی اور بھلائی کی تمیز قوتِ ناطقہ یعنی عقل پر منحصر ہے عقل کا مسکن یہ دل اور کبھی یہ دماغ۔ ڈاکٹروں کو ابھی تک یہ نہیں معلوم ہوا کہ دل انسان کا علاوہ جسم میں خون تقسیم کرنے کے کچھ اور بھی خدمت کرتا ہے مگر روحانی طبیب بتا گئے ہیں کہ دل کو اصل بادشاہ سمجھو۔ بڑی چیز ہے اسکے احکام براہِ راست دماغ کو پہونچتے ہیں اور دماغ فوراً انکی تعمیل کرتا ہے۔ خیر ہوگا اس جھنجھٹ کو دور کرنے سے۔ عقل کے ساتھ دو بچے اور بھی لگے رہتے ہیں جن کا نام خواہش اور غصہ ہے۔ یہ گھوڑے بازی لیجانے کی گھات سے کسی وقت غافل نہیں ہوتے۔ فکر رہتی ہے کہ عقل تھکے اور ہم اپنا کام کریں۔ اگر کہیں عقل انکے بس میں آ گئی تو بس ہے میرے بھائی پھر انسان آپ سے باہر ہو جاتا ہے بالکل جاہل اور علمِ کھو بیٹھتا ہے سعادت حاصل کرنے کے لیے یہ ضروری ہے کہ آدمی اپنی خواہش اور غصہ کو عقل کی مٹھی میں رکھے۔ یہ دونوں مطیع ہوئیں اور سعادت ہاتھ آئی۔ مجھے دیکھو۔ ماں باپ کی بیٹی تھی جب تک بچے میں تھی خاندان اور گھر داری یعنی تدبیر المنزل کے گر سیکھتی رہی۔ خواہش پیچھے پڑی تھی غصے نے پیچھے سے بانس لگائے تھے کہ ماں باپ نے میرے لیے ایک عقل ڈھونڈ نکالی۔ وہ کون؟ اے یہی میرے نواب! اور مجھے اس عقل کے حوالے کر دیا گیا۔

یہ بڑا معیوب ہے۔ یہ تمھاری عقل کی ذرا سی کمزوری تم مانو وہ تمھاری عقل۔ تمھاری عقل ہو تنگی اور سب رسم کی گری ہوئی کی ہے۔ ساری بہر بھی دیکھیے دیکھیے کون سی قابل نہیں ہے۔ میاں تم اگر حصہ کامل ہوا عقل تمھاری تم پر حاکم ہو تو یہ بری بھی ہو سکتی ہے

خود کی صورت میں قبول کر سکتی ہے۔ اصلاً کرنا ان کی
خواہش بھی مقبول رہتی ہے اگر تم بہادر ہو تو تم ہو سکے
گے اور یہ تم کی گرمی میں بام بزدلی کے خیر اور [illegible] نہیں گی
[illegible]۔ ان آپ کی [illegible] بناؤ کرتی ہیں کہ [illegible]
ہوتی ہیں۔ بناؤ کسی ایک میں ہو جائے تو [illegible]
سے [illegible] ہو گے۔ خدا نہ کرے جو تمہارا [illegible]
[illegible] انسانیت سے خالی ہو۔ ستم میاں انسانی [illegible]
بہت سی ہیں۔ مگر [illegible] گن جا سکتی ہیں۔ عفت۔
عفت، شجاعت، عدالت کے [illegible] کا نام ہے
عدالت [illegible] کے [illegible] بعد پڑھے جانے
میں تمیز سکھاتی ہے۔ شجاعت اس قوت کا نام ہے
جو عقل کا غلام ہو۔ عفت اس خواہش کا نام ہے
جو عقل کی کنیز ہو۔ عدالت خواہش اور [illegible]

نوٹس بنام مدعا علیہ نابالغ کے

(آرڈر ۳۲۔ قاعدہ ۳)

بعدالت منصفی [illegible] ضلع شاہجہانپور
مقدمہ نمبر [illegible] بابت [illegible]
[illegible] منصف [illegible] صاحب بہادر منصف شاہجہانپور
[illegible] قوم [illegible] ساکن شاہجہانپور [illegible]
پیشہ [illegible] .... مدعی

بنام

مسماۃ [illegible] وغیرہ .... مدعا علیہ

بنام [illegible] مدعا علیہ نابالغ ساکن [illegible] ضلع [illegible]
[illegible] تحصیل حسن گنج ضلع [illegible] مسماۃ [illegible]
[illegible] قوم [illegible] ساکن [illegible] مذکور
[illegible] مدعا علیہ نابالغ مذکور قوم
[illegible] ساکن [illegible] تحصیل حسن گنج ضلع [illegible] مسماۃ
[illegible] لال

ہرگاہ مقدمہ عنوان میں مدعی نے ایک درخواست گزرانی ہے کہ مدعا علیہ
نابالغ [illegible] مقرر کیا جائے [illegible] مسماۃ [illegible]
[illegible] کو اطلاع دی جاتی ہے کہ اگر [illegible]
[illegible] کے اندر [illegible] درخواست ہمی عدالت
[illegible] مدعا علیہ نابالغ [illegible] مقرر کیے جانے کی
[illegible] مسماۃ [illegible]
کو [illegible] مقرر کرے گی [illegible]
[illegible] مسماۃ [illegible] مذکور کے [illegible]
[illegible] تاریخ مذکور [illegible] اعتراض پیش کر [illegible]
[illegible] کیا جائے گا۔
آج بتاریخ ۹ ماہ دسمبر [illegible] میرے دستخط اور
مہر عدالت سے جاری کیا گیا۔

دستخط حاکم [illegible]

مہر عدالت

جب عقل تمہاری رہبر ہو اور طبیعت کے تقاضوں کو
[illegible] کو نہیں سمجھ سکتی تم اگر تم یہ
دیکھو گے کہ تمہارے اپنی میں کتنی طاقتیں ابھی
ہیں کتنی بڑی حیثیت ہے تو نہ [illegible] اطاعت
کی خواہش اپنی بلا سے کرو گے [illegible]
کے آگے [illegible] سے تمہاری [illegible]
آرام سے زندگی بسر ہو گی۔ شجاع ہو گے تو [illegible]
تمہارے پاس نہ پھٹکے گا۔ تمہاری خوش دلی سے
گھر بیٹھے جنت بن جائے گا۔ عادل ہو گے تو [illegible]
[illegible] ایک کو ساتھی
دوسرے کو بھائی [illegible]
[illegible] میں ضائع ہو۔ گھر میں
[illegible] فرق نہ رہے ۔
[illegible] نادان بچہ کی ماں [illegible]
ابا جان کے [illegible] سے اچھی طرح واقف ہو چکی تھی۔

فہرست قابل فروخت

سمن واسطے قرار داد امور تنقیح طلب

(آرڈر ۵ قاعدہ ۱ و ۵)

نمبر مقدمہ [illegible]
عدالت منصفی شاہجہانپور ضلع شاہجہانپور
اجلاس [illegible] صاحب بہادر منصف شاہجہانپور
[illegible] قوم [illegible] ساکن شاہجہانپور [illegible] مدعی

بنام

مسماۃ [illegible] قوم [illegible] ساکن [illegible] تحصیل
حسن گنج ضلع [illegible] مسماۃ [illegible] مدعا علیہا نابالغ
[illegible] ساکن [illegible] مذکور .... مدعا علیہ
ہرگاہ مدعی نے آپ کے نام ایک نالش بابت [illegible]
[illegible] آپ کو حکم ہوتا ہے کہ آپ بتاریخ [illegible] ماہ دسمبر [illegible]
[illegible] اصالتاً یا معرفت وکیل کے جو مقدمہ کے حالات سے
[illegible] جو مقدمہ کا جواب دے سکے
یا جس کے ساتھ کوئی اور شخص ہو کہ جواب دے سکے
حاضر ہوں [illegible] عدالت [illegible]
[illegible] آپ کو تاکید کی جاتی ہے کہ [illegible]
کرنا چاہتے ہوں۔
آپ کو اطلاع دی جاتی ہے کہ اگر بروز مذکور آپ حاضر نہ ہوں گے تو
مقدمہ [illegible] آپ کی غیر حاضری میں مسموع اور فیصل ہو گا۔
بثبت میرے دستخط اور مہر عدالت کے آج بتاریخ [illegible] ماہ دسمبر
[illegible] جاری کیا گیا۔

نام عدالت	منصفی شاہجہانپور
نمبر مقدمہ	[illegible]
نام فریقین	[illegible] بنام مسماۃ [illegible] وغیرہ

مہر عدالت

دستخط حاکم [illegible]

پگلی بنا دیے بات کی وہ تک پہنچ جاتا ہے بالکل [illegible]
کھیل تھا۔ نواب تھے تو سب طرح اچھے تھے مگر بھی
تھے۔ بہادر بھی تھے مگر بزدلی عفت اور عدالت میں
بیٹھے تھے اسلیے مجھے مشکل پڑی اور مگر بھول گیا کہ اپنی
عقل کو ان کی ماتحتی میں دوں یا نہیں۔ یہ معاملہ
[illegible] آخر دل نے یہ فیصلہ کیا کہ تمام میں جو
مخالفت بار بار لگانے والی ہو اسکو چھوڑ کے باقی
باتوں میں اپنی عقل کی پیروی کی۔ ابھی نواب صاحب
کی بیگمی انسانیت کو تجربہ کرنے کی [illegible] انسانیت۔

بہت معلوم [illegible]

سمن بغرض انفصال مقدمہ

آرڈر ۵ قاعدہ [illegible] مجموعہ ضابطہ دیوانی [illegible]

نمبر مقدمہ
بعدالت جناب تحصیلدار صاحب بہادر تحصیل [illegible] ضلع [illegible]
[illegible] سکنہ [illegible] مدعی
[illegible] تحصیل
.... مدعا علیہ

۱۔ [illegible] سنگھ ولد [illegible] سنگھ قوم ٹھاکر ساکن [illegible]
[illegible]

۱۔ [illegible] سنگھ ۲۔ [illegible] سنگھ	پسران [illegible] سنگھ قوم ٹھاکر ساکن [illegible] پرگنہ [illegible]
۳۔ [illegible] سنگھ ۴۔ [illegible] سنگھ	پسران [illegible] سنگھ قوم ٹھاکر ساکن [illegible]
۶۔ [illegible] سنگھ ۷۔ [illegible] سنگھ	پسران [illegible] قوم ٹھاکر ساکن [illegible]
۸۔ [illegible] سنگھ ولد [illegible] سنگھ قوم ٹھاکر ساکن [illegible]	
۹۔ [illegible] سنگھ ۱۰۔ [illegible] سنگھ ۱۱۔ [illegible] سنگھ ۱۲۔ [illegible] سنگھ	پسران [illegible] سنگھ قوم ٹھاکر ساکن [illegible] پرگنہ [illegible]

مدعا علیہم

واضح ہو کہ مدعی نے تمہارے نام ایک نالش بابت [illegible]
[illegible] تم کو حکم ہوتا ہے کہ تم بتاریخ [illegible] ماہ دسمبر [illegible]
[illegible] اصالتاً یا معرفت وکیل کے جو مقدمہ کے
حالات سے [illegible] مقدمہ
کا جواب دے سکے یا جس کے ساتھ کوئی اور شخص ہو کہ جواب دے سکے
[illegible] حاضر ہو [illegible]
[illegible] تمہاری حاضری کے [illegible] مقدمہ
[illegible] چاہیے کہ
[illegible] جن کی شہادت پر [illegible] تم جانتے [illegible]
کے [illegible] ہمراہ لاؤ۔
[illegible] اطلاع دی جاتی ہے کہ اگر [illegible] حاضر نہ ہو گے تو مقدمہ
[illegible] غیر حاضری میں مسموع اور فیصل ہو گا۔
بثبت میرے دستخط اور مہر عدالت کے آج بتاریخ [illegible] ماہ دسمبر [illegible]
جاری کیا گیا۔

دستخط حاکم [illegible]

مہر عدالت

اطلاعنامہ [illegible]
ادخال [illegible]
[illegible]

مہر عدالت



مسٹر ریمزے میکڈانلڈ (ناخدا) کا جدید اعلان

«سنو صاحبو۔ یہ جہاز خشکی ہی میں مزاں چل سکتا ہے بشرطیکہ تاقیامت پہیا گھومے اور تم چپ رہو»


TRADE MARK
ٹیلی فون
نمبر ۱۳۹
تار کا پتہ
حنا لکھنؤ
اصغر علی محمد علی تاجر عطر لکھنؤ
شاخ — قنوج۔ دہلی۔ حیدرآباد دکن

بلحاظ نے ہر کو مرد کی گری خیال کر کے ان کا سہرا کیا ہے۔ جہاں تک سچی ہے مگر بعض چیزیں ایسی بھی ہوتی ہیں جو مرد کو بھلے نہیں رہتیں اور اتنا سخت ضرور جانتی ہیں کہ آسانی سے چپکی آسے دہا نہیں سکتی جس حکمت شجاعت عفت عدالت کا ذکر اخلاق کی کتابوں میں ہے وہ مردوں کے لیے خاص نہیں۔ انسان ہونے کی حیثیت سے اسمیں مرد اور عورت دونوں مشترک ہیں۔

پیری طرح میرا ایک بچہ بھی کسی عورت چادر دیواری میں بیٹھ کے نفس کی طہارت کر سکتی ہے۔ بشرطیکہ عقل اور علم کے زیور سے آراستہ ہو۔ باہر نکلنے کی وجہ سے اچھی بری صحبتوں کا اثر ہم لوگوں تک نہیں پہنچتا ایک حد تک دوسرے کے قبضے میں ہونے کی وجہ سے ہم لوگوں کی برائیوں کا اثر ایک ہی دائرہ میں رہتا ہے مگر خوبیاں پردے میں نہیں چھپتیں وہ اگر اور کہیں نہیں تو اپنے ساتھی یا آجکل کی زبان میں شریک زندگی کے چہرے کا نور بن کے باہر نکل جاتی ہیں۔ بدکار مردوں اور

بدکار عورتوں کو گن لو تو مردوں کی تعداد زیادہ نکلے گی۔ الغرض ایک بگڑے ذہن باہم حاذق ذہن کی صفائی۔ حافظے کی قوت اچھی بات قبول کرنے کی استعداد۔ جلدی سے بات سمجھ لینا میرے غیر ممکن تھا پھر بھلا میری حکمت میں کیا کلام۔ رہی عفت تو وہ بھی خلقی ہے کیا معنی کہ حدیث کی رو سے عورت کو مرد کی بہ نسبت رشک کیا زیادہ شرم دی گئی ہے گھر کی چار دیواری میں بیٹھنے سے انھیں سکون اور صبر سے ہر وقت سابقہ رہتا ہے یوں کہیے کہ عادت پڑ جاتی ہے۔ برائے ناخنوں روزی ملتی ہو تو قناعت کیوں نہ ہوگی۔ جو کچھ بھی نہ ہو اسے موجود ہو تو دیانت کے بغیر بسر کیونکر ہو سکتی ہے۔ رواداری اور سلامت روی کم سن میں نہیں تو بال پکنے تک ... وہ نکھر آ جاتی ہے۔ وفا کا تماشا اسوقت دکھائی دیتا ہے جب ایک بازار کی بیٹھنے والی صورت میں نہ دو ... میں سفید چادری نگر نگر کرتی پوشاک پہنے ہوئے کسی غریب خانے یا محلے میں گھس جاتی ہے اور ایک چرخے کے

حسن الغرض انفصال مقدمہ

مقدمہ نمبر ... دیوانی

بعدالت جناب منصف صاحب بہادر ... مقام ...

[illegible]

جناب منصف صاحب بہادر

[illegible]

مہر عدالت

دستخط حاکم جہد انگریزی

پاس بیٹھی ہوئی نیکبخت کو پسینے میں تر بتر آنکھ پر گھنے دل سینچتے جیلی ہس چہرہ یا اوڑھنے دیکھتی ہے۔ سونا چمڑا پہننے والی بیوی اترا جاتی ہے اور وہ بھٹی پرانی پوشاک پہننے والی تن کے اپنا وقار دکھاتی ہے یعنی میری ایک عصمت کی شمع کا کے تیرے ہیرے جواہرات کے سرخ کی کوئی حقیقت نہیں رکھتے۔ تو اپنی ذات کو آزاد سمجھتی ہے مگر تو اصل میں پابند ہے۔ سچ کی عینک لگا کے دیکھ میری ایک پابندی نے تو دنیا میں ہر طرح مجھے آزاد رکھا ہے۔ تیری ایک آزادی نے تجھے ہر طرح برائی میں قید کر دیا ہے۔ میرا تکیا ظلم کے اپنے بچوں کا پیٹ بھرتی ہے یہ میری سخاوت اور یہ ہے میرا حسن انتظام۔ تو گھرتے اڑانے کے بعد خراب خستہ ہو گی یہ ہے تیرا بھل متقی ... لاٹ صاحب اس مثال سے واضح ہوتا ہے کہ عفت کے تمام لوازم ہم لوگوں میں موجود ہیں اس مثال میں شجاعت اور بہادری کے بھی تمام خواص پائے جاتے ہیں۔ میں تم سے پوچھتی ہوں کیا جو کوئی پھٹی پرانی چادر سے تن ڈھانکنے کے بعد بڑی بڑی بازاریوں کو جوتی کی نوک پر مارے وہ اپنے نفس کی عزت نہیں کرتی۔ کیا جو کوئی پانچ انگل کی جوت سر پکانے کے بعد اپنے اوپر اعتبار اور بھروسا رکھ بیٹھی ہے

اطلاعنامہ بنام مدعیان نسبت تعین تاریخ سماعت درخواست دیوالیہ

(دفعہ ۱۹ ایکٹ نمبر ۵ ...)

بعدالت جناب ... صاحب بہادر ...

درخواست دیوالیہ نمبر ۱۰۵ ...

[illegible]

مہر عدالت

دستخط حاکم جہد انگریزی

وقت حاضری دس بجے سے ... بجے تک

اہتمام سرسری اطلاعنامہ بنام مدیونان

(دفعہ ... ایکٹ نمبر ...)

بعدالت جناب ... صاحب بہادر ...

درخواست دیوالیہ نمبر ...

[illegible]

مہر عدالت

دستخط حاکم جہد انگریزی

وقت حاضری عدالت دس بجے سے چار بجے تک

اور مستقبل سے منہ موڑ کے آوارہ گردی نہ کرے اس نے
محبت کا حق ادا نہیں کیا۔ کیا جو جوان ماں باپ
کے بڑھاپے کی لکڑی ہو اور بے سہارا چھوڑ کر چلا
جاتا ہے وہ محبت والا نہیں۔ کیا جو کوئی نوجوان
پردیسی شوہر کی امانت بنی بیٹھی ہے جو اس کی محبت
کے ساتھ ہر ایک مصیبت جھیل رہی ہو اور جہاں تک صبر
صبر میں کلام ہے۔ کیا جو کوئی ہندوستان کی جوانی اور
بچوں کی حکومت نہیں کرسکتے اس کا علم کسی کو ہے
یا جو کوئی نفسہ پی جائے اور اپنی حیثیت کو برعمل کرے
گزر دیں اس کی شجاعت ہیچ کے قابل ہے۔ یہی تو شجاعت کے
اوصاف ہیں۔ یا اور کچھ؟ اور یہیں سے عدالت کے
اوصاف کا پتہ لگ سکتا ہے۔ عورت محبت کا پتلا ہے
عورت الفت کا مجسمہ ہے عورت کسی کو دکھ نہیں دیتی
عورت ایک احسان کے عوض ہزار شکر ادا کرتی ہے
عورت مصیبت میں شریک ہونے کے لیے ہر وقت آمادہ
رہتی ہے۔ عورت اپنے شوہر کے ہزاروں قصوروں کا فیصلہ
ایک میٹھی نگاہ سے چکا دیتی ہے۔ عورت مروت شعار ہے۔

ہند کلکتہ

کلکتہ کا مشہور آفاق روزنامہ ہند ۱۵ فروری سے جاری ہو گیا
بہ اعتبار ہر صورت ہر پہلو سے بہتر ہے۔ تمام سابق عملہ
بدستور موجود ہے۔ ملک کے بہترین ادیب اسے مرتب
کرتے ہیں اور اُردو صحافت میں اس نے ایک نئے
باب کا اضافہ کر دیا ہے۔

ایجنٹ صاحبان اور شرائط دینے والے خریدار اسلم
دفتر سے طلب کریں۔

منیجر ہند کلکتہ

رنگون میں

ہمارے ایجنٹ عبدالرزاق خاں
فیض آبادی مکان نمبر ۱۲ بارا اسٹریٹ
سے اودھ پنچ کا تازہ پرچہ ۲ر میں خرید
کیجیے۔

منیجر

سے کبھی غفلت نہیں کرتی۔ جب کو عبادت کا شوق مدلل
ہوتا ہے۔ اور وہ کبھی اپنے معبود سے بدظن نہیں ہوتی۔
لے خدا گلتی کو کیا عدالت کسی اور چیز کا نام ہے۔
تہذیب نفس یا طہارت نفس یا تزکیۂ نفس حاصل
ہو جانے کے بعد نہ بچوں کی شکل لگائی جاتی ہے نہ سیاست
ہو سکتی ہیں۔ مجھے اپنے گھر والوں اور گھر کی درستی پر چھوڑ
دیجیے۔ انھوں نے مجھے خوب تجربہ کار بنا دیا ہے۔ میں بھی
طرح کسی دن گر کر ہندوستان کی سیاست کا پتلا بنے
گیا ہوں اور اپنی ذات کی منفعت چھوڑ دینے کے بعد میں مجھ کو
اس تقریر کے بعض جملے بجا بھی معلوم دیتا چاہتی ہوں
جو تم نے لکھے ہیں یا ایسی ہی باتیں ہمارے بنگال کے نئے
زبان سے نکالے۔ تم نے کہا ہے کہ ہندو ہی آئین کے انتظام
کی اصل حالت ہی نہیں بدل سکتی۔ میں کہتی ہوں۔ کہ
جب تک کوئی ایسی بات نہ پیدا ہو کہ انسان اپنی حالت
نیچا آرام اپنے انتظام کو بیچے اس وقت تک کوئی شخص
اس ہدایت کی اطاعت کرانے پر آمادہ نہیں ہوتا۔

تمہارا مطلب اس جملے سے ہے کہ پہلے ہی تمام گروہ تم
تمہاری اطاعت بنائیں۔ سندی تو تضیع طلب ہے۔ یورپ کی بڑی
لڑائی سے پیشتر یہاں اس ہند آئین کے سوا کچھ نہ تھا۔ تین
چار برس لڑائی میں گزرے اس مدت میں بھی ہندوستان
پر امن رہا اور تمہاری قوم کے نئے آئین نہ ہی کا
گھر کھچ کھو دیا۔ اسے وہی آئین جس کا نام تھا رولٹ
کے ایک زبر دست ایکٹ ہے اسے آئین ایسا

اُردو گزٹ کا باتصویر سالنامہ

رنگون سے اُردو گزٹ ایک عرصہ سے بڑی کامیابی کے ساتھ سلطنت
رنگون سے شائع ہو رہا ہے جس میں علمی و سیاسی اور ادبی مضامین
مضامین اور تصاویر دلکش اتنا شائع ہوکر دلچسپ ہوتے ہیں
جنوری ۱۹۳۱ء میں اس کا باتصویر سالنامہ نہایت آب و
تاب سے شائع کیا جائے گا جس میں ملک کے بہترین ادیبوں
کے مضامین نظمیں تصاویر دلکش افسانے درج کیے جائیں گے
حد ہو جائے کہ ہر شہر اور ہر بستی میں یہ سالنامہ بھیجا جائے گا
تاجروں کو اشتہار دینے کا نادر موقع ہے

قیمت سالنامہ ۱۲ر
چندہ سالانہ ۳ روپیہ

ملنے کا پتہ

دفتر اُردو گزٹ گھر نمبر ۶۲ گلی نمبر ۱۲۳
کالا بستی رنگون

بتایا جاتا ہے کہ آئین کی جو نئی اطلاعات ہماری شکایت ہے کہ
آئینی سالوں سے نہ کی جا سکے گی یا جو کچھ بھی مقرر ہو
سے یاد رہا ہے جس سے ہماری قوی زبان کا ہنر دنیا میں مشہور ہو
آئین سے کی ساری امنگیں۔

یہ ہو کہ ہند ہی کی جو طاقت ہم ہر آئین میں آنا چاہیں
بنانے میں جنگی طاقت وہ بڑھا کر ہمیں گھر
اپنے امن کے حلیفان کو دو بلاسوں کو کھا دے پر ہمیں
میں یہ بتلانے کی غرض ہے کہ وہ دستور ملا دے سے کسی
طرح کی کا پابند نہیں رکھتے۔ (باقی آئندہ)

ہند کی اعلیٰ تجارت اور صنعت

سنتے ہیں کہ بڑا حکومت علاقہ جات بمبئی میں ایک سیلون
کی دکان ہیر کٹر کے نام سے اور پان بنانے کی کریم کے طور پر محنت
یا تجارت پر کچھ بس کرتے ہیں۔ انھی بڑے میاں ایلوپ کے
تعلق میں ہندوستانیوں کے جھمیلے ہیں ایک صنعت
ناگفتی ہے۔ اس میں نظر نہ آنے والا غرور اور تجارت پیچ
حکومت کی بھی بہت شکست ہوگی۔ اور بکری ساری دیو ہے
صنعت کی طرح بھی مسکا لگا ہو جائے گی۔ یا وہ بھی ولایت
سے ہی کے آنے لگیں گے۔

نمونہ کا پال اشتہار

سمن بنام مدعا علیہ جو زبانی جواب کا انفصال مقدمہ

(آرڈر ۵۔ قاعدہ ۲)

بعدالت ڈپٹی منصف مقام چندولی ضلع بنارس
مقدمہ نمبر ۴۴۶ بابتہ ۱۹۳۰ء

پنڈت رام بچن سنگھ .... مدعی

بنام

۱۔ غلام عباس وغیرہ .... مدعا علیہ

۱۔ ابو الحسن وغیرہ ۲۔ غلام حسین | سکنہ موضع
بنام غلام عباس | [illegible]
[illegible] | مدعا علیہ

ہرگاہ مدعی نے آپ کے نام ایک نالش بابتہ [illegible] کے دائر
کی ہے۔ لہٰذا آپ کو حکم ہوتا ہے کہ آپ بتاریخ [illegible] ۱۹۳۱ء
بوقت دس بجے دن کے عدالت ہٰذا میں اصالتاً یا معرفت وکیل
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
آج بتاریخ [illegible] کو میرے دستخط اور مہر عدالت سے جاری کیا گیا۔

مہر عدالت | دستخط حاکم عدالت

[illegible]

شرائط ایجنسی

(۱) ... پیشگی جمع کرنا ہوگا۔

(۲) پرچہ ... شدہ ... واپس ...

(۳) ... کم ... کی ایجنسی قبول نہ کی جائے گی۔

(۴) ... کرنا ہوگا اور ... کمیشن ... کیا جائے گا۔

... پرچے ... بھیجے جائیں گے۔

منیجر اودھ پنچ لکھنؤ

۵ نومبر ۹۲۳ء

۱۹۲۱ء

عمدۂ روحانی

معارف النغمات

پڑھیے

وہ بے نظیر کتاب جس نے بیچ بیچ ہواؤں میں گرہ لگائی

اور

ایک گراموفون کی طرح سُروں کے محفوظ رکھنے بلکہ گلے کے جملہ حرکات کاغذ پر لکھ لینے کے قواعد سکھائے

یہ ایک مشہور و معروف کتاب ہے

اس کے حصہ اول کے کئی ایڈیشن شائع ہو چکے اور جاننے والے جانتے ہیں کہ فی الحال موسیقی کے جزو علمی پر

اس سے بہتر کتاب شائع نہیں ہوئی اب اسی کتاب کے

حصہ دوم میں مصنف نے

اساتذہ فن کے علم سینہ

کو

علم سفینہ بنایا ہے

یعنی

تان سین کے عہد سے لے کے زمانہ حال تک صدہا اساتذہ فن کی گائکی اور ان کے گلے سے نقل کی ہوئی دھرپد اور ہوری کا نقشہ کتاب کھینچ دیا ہے

اُستاد محمد علی خاں

میاں تان سین کے آخری یادگار ہیں صدہا راگوں کی دھرپد و ہوریاں اس کتاب میں اُن سے نقل کی گئی ہیں۔ لطف یہ کہ اگر آپ بغیر گلے سے ادا کرنے پر قادر ہیں تو کتاب کے رموز کو سمجھ لینے کے بعد جو کہ نہایت وضاحت سے ابتدائے کتاب میں لکھ دیے گئے اسی طرح ہر ایک راگ کو برت سکتے ہیں جس طرح کہ استاد خود تعلیم دیتا ورنہ ایک معمولی ہارمونیم یا سارنگی سے کام نکال سکتے ہیں۔ ان کے علاوہ دیگر مشاہیر کا سرمایۂ ناز بھی آپ کو اس کتاب میں ملیگا فی الحقیقت مصنف نے ہزاروں روپیہ صرف کیا اور ایک عمر کی محنت سے کام لیکے اس کتاب کو مرتب کیا ہے۔ حصہ دوم نہایت مقبول ہوا۔ تمام ہندوستان کے اُستادوں کا سرمایۂ ناز یہیں موجود ہے۔ قیمت پانچ روپیہ۔ محصول ڈاک ہر حال ذمہ خریدار۔ ۱

منیجر اودھ پنچ لکھنؤ